مشاهدات وتاثرات

حضرت مولانا عبد الرزاق اسکندر مدظلہ
استاذ جامعۃ العلوم الاسلامیہ، علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبد الحق رحمۃ اللہ علیہ علم و عمل اور تقویٰ و اخلاق میں اسلاف کا نمونہ تھے جو شخص بھی ان سے ملاقات کرتا یہ صفات ان میں واضح طور پر مشاہدہ کرتا، جیسے گلاب کے پھول کو دیکھتے ہی ہر صاحب ذوق اور سلیم الفطرت اس کے حسن اور پاکیزہ خوشبو کا مشاہدہ کرتا ہے اور روحانی لذت محسوس کرتا ہے۔

اہل علم کا علمی مقام اور اہل دل کا روحانی مرتبہ اہل علم اور اہل قلوب ہی پہچان سکتے ہیں (انما یعرف ذا الفضل من الناس ذووه) میرے جیسا کم علم اور بے عمل ان کا مقام کیا پہچانے گا اور اسے کیسے بیان کرے گا۔ خصوصاً جب کہ ان کی علمی مجالس میں بیٹھنے اور استفادہ کا موقع بھی نہ ملا ہو۔ چونکہ زندگی کا زیادہ وقت کراچی یا کراچی سے باہر گزارا اس لیے کراچی اور اکوڑہ خٹک، جو حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا مرکز ہے۔ کے درمیان بُعدِ مسافت کی وجہ سے خدمت میں حاضر ہونے اور علمی استفادہ کرنے سے محروم رہا، البتہ غائبانہ طور پر عقیدت و محبت سے دل معمور رہا۔

اس پورے عرصہ میں غالباً دو بار ملاقات کا شرف حاصل ہوا، پہلی بار جب وفاق المدارس العربیۃ پاکستان کی شوریٰ کا اجتماع دار العلوم اکوڑہ خٹک میں ہوا اس وقت، اور دوسری بار علماء کے وفد کے ساتھ ان سے ملاقات ہوئی، ان دو مختصر ملاقاتوں میں شیخ الحدیث حضرت مولانا عبد الحق رحمہ اللہ کو مجسم اخلاق پایا، اور ان کی ذات بابرکات میں صفت تواضع کا صحیح مشاہدہ کیا۔ جس شخص کو دین و دنیا کے اونچے سے اونچے مناصب نصیب ہوں، ایک طرف علم کا اونچا مقام نصیب ہو، ایک عظیم علمی یونیورسٹی کا بانی اور مہتمم ہو، جس کے ہزاروں شاگرد علماء پاکستان اور بیرونی پاکستان پھیلے ہوئے ہوں، ملک کے سب سے بڑے پارلیمنٹ ایک معزز ممبر ہوں لیکن ان کی تواضع کا یہ حال ہے ایک عام انسان کی طرح مہمان کی خدمت اور تواضع میں لگے ہیں، اور ان کی گفتگو، نشست و برخاست، اور نقل و حرکت سے ان مناصب کا دور سے بھی پتہ نہیں چلتا۔ یہی مجموعۂ صفات ان کی جگہ کسی اور شخص میں ہوتیں تو شاید اس تک پہنچنا بھی مشکل ہوتا۔

تواضع حضرت مولانا عبد الحق حقانیؒ کی طبیعتِ ثانیہ بن چکی تھی، اس میں کوئی تکلف اور تصنع نہیں تھا، اس لیے ہر ملنے والا بآسانی اس کا مشاہدہ کرتا تھا اور آپ کی ذات میں (زہد شاخ پُرمیوہ سر بر زمین) کی عملی تفسیر سامنے نظر آتی تھی، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد، (وما تواضع أحد لله إلا رفعه) کا صحیح مصداق تھے، آج بھی علماء صلحاء اور ان کو جاننے والے ہر شخص کے دل میں ان کی محبت و عقیدت اور احترام اسی طرح ہے جس طرح ان کی زندگی میں تھا۔

حضرت مولانا عبد الحق حقانیؒ کی تواضع کا دوسرا مشاہدہ ایک خط سے ہوا جو غالباً ہمارے برادر محترم حضرت مولانا عبد القیوم حقانی نے مجھے لکھا اس میں انہوں نے لکھا کہ حضرت مولانا مدظلہ، نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں آپ کو خط لکھوں اور آپ سے جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی کے امتحانات کے نظام کی تفصیلات معلوم کروں کیونکہ سُنا ہے کہ آپ کے ہاں نظامِ امتحان بہت اچھا ہے، ہم بھی اپنے ہاں اسے جاری کرنا چاہتے ہیں۔

یقیناً یہ ان کی تواضع تھی کہ اتنے بڑے انسان اور اتنے بڑے علمی ادارہ کو چلانے والے ایک دوسرے علمی ادارہ سے کسی شعبہ میں استفادہ سے عار محسوس نہیں فرماتے، جب کہ عام طور پر بعض بڑے بڑے حضرات اس قسم کے استفادہ کو اپنے لیے باعثِ توہین سمجھتے ہیں۔ چنانچہ میں نے اس حکم کی تعمیل کو اپنے لیے باعث سعادت سمجھتے ہوئے امتحانات کے بارے میں تفصیلی معلومات لکھ کر بھیج دیں۔

نیز اس سے یہ بات بھی کھل کر سامنے آتی ہے کہ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبد الحق صاحبؒ اپنے لگائے ہوئے بستان علمی کی ترقی اور اصلاح کے لیے اس عمر میں بھی کتنی فکر میں رہتے تھے۔ حضرت مولاناؒ کی یہ اعلیٰ صفات اہل علم اور اصحاب مدارس کے لیے درس عبرت ہیں۔

فرحمه الله تعالىٰ رحمة واسعة وألحقه بسلفه من النبيين والصديقين والشهداء والصالحين، ورزقنا مرافقته وشفاعته يوم الدين، وصلى الله على سيدنا محمد وآله وصحبه اجمعين۔